تو دانائے ما کان اور ما یکون ہے
مگر بے خبر! بے خبر دیکھتے ہیں!

علوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات

پاسبانِ مسلک رضا، مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا
الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

ناشر:- سنی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی فیصل آباد،

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر مختصر اور
جامع رسالہ

علومِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از افادات

پاسبانِ مسلک رضا، مجاہدِ ملت حضرت علامہ مولانا
الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ:- سنی رضوی کتب خانہ
مرکزی سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد،
جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام گلشن کالونی نڑوالا روڈ فیصل آباد

کلام الامام، امام الکلام

از اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

شافع روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

جان و دلِ اصفیا تم پہ کروڑوں درود
آب و گلِ انبیا تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود

تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بےحد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس
بس یہی ہے آسرا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ؕ

ترجمہ:۔ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے (پارہ ۳۰ سورہ التکویر)

اخبارات ریڈیو اور دنیا دار لوگ فرشِ زمین پر زمین ہی کے بعض مقامات و حالات کے متعلق آپس میں ایک دوسرے کو بعض دنیاوی ظاہری امور کی خبر دیتے ہیں لیکن اللہ کے نبی کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ کے فضل سے غیب بتاتا اور فرشِ زمین پر عرشِ بریں کی وہ خبریں بیان فرماتا ہے جن تک اہلِ دنیا کی رسائی نہیں ہو سکتی چنانچہ نبی کا معنی ہی غیب بتانے اور عالمِ غیب کی خبریں دینے والا ہے کیونکہ لفظ نبی نَبَاءٌ سے مشتق ہے اور نَبَاءٌ خبر کو کہتے ہیں۔ لفظ نبی یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں۔ پہلی صورت میں اس کے معنی ہیں غیب کی خبریں دینے والا اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہیں غیب کی خبریں دیا ہوا اور دونوں صورتوں میں نبی کا غیب جاننا اور غیب کی خبریں بتانا واضح و ظاہر ہے۔

حضرت امام قاضی عیاض نے فرمایا فالنبوۃ فی لغۃ من لھمز ماخوذۃ من النباء وھوالخبر والمعنی ان اللّٰہ اطلعہ علی غیبہ لیعنی نبوت نَبَاءٌ سے ماخوذ ہے اور نَبَاءٌ خبر کو کہتے ہیں۔ اور

نبی وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے غیب پر مطلع کیا۔ پھر فرمایا النبوۃ .... لکی الاطلاع علی الغیب یعنی نبوت کا معنی ہی غیب جاننا ہے۔ (الشفا جلد ۱ ص ۱۹۰، ۱۶۱)

حضرت علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری نے مواہب لدنیہ میں اور دیگر علماء اعلام نے بھی اپنی تصانیف میں اس طرح بیان فرمایا۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ نبی کا معنی غیب جاننے والا اور غیب کی خبریں بیان فرمانے والا ہے لہٰذا مطلقاً نبی کے علمِ غیب کا انکار درحقیقت نبوت کا انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جتنے انبیاء ہیں اللہ نے سب کو ان کے شایانِ شان غیب پر مطلع فرمایا اور اور علمِ غیب عطا فرمایا۔ ہمارے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ سب انبیاء کے سردار اور رسولوں کے امام ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ علماء عارفین نے فرمایا کہ تمام اولیاء اللہ کا علم حضرات انبیاء کے علم کی نسبت ایسا ہے جیسا سات سمندروں میں سے ایک قطرہ اور حضرات انبیاء علیہم السلام کا علم حضرت محمد رسول اللہ کے علم کی نسبت ایسا ہی ہے۔ جیسا سات سمندروں میں سے ایک قطرہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (تفسیر روح البیان ص ۴۰۳ ج ۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا کہ آپ کل شئے کے جاننے والے ہیں۔ جمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ فرمائے ہوئے ہیں اور تمام کائنات میں ہر علم والے سے زیادہ علم والے ہیں (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲) بحکم قرآن لوح محفوظ میں ہر چھوٹی بڑی اور خشک و تر شئے مذکور ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو فرمایا کہ تقدیر لکھ۔ پس قلم نے جو کچھ

ہوا اور جو ابد (قیامت) تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۱)

لوح و قلم کے یہ لاتنے وسیع علوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا صرف ایک حصہ ہیں

قصیدہ بردہ شریف میں فرمایا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ملا علی قاری

اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وعلمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ

ونھرا من بحور علمہ یعنی لوح و قلم کے جملہ علوم علومِ محمدیہ کی سطروں میں سے

ایک سطر اور آپ کے علم کے دریاؤں میں سے ایک نہر ہیں۔ (زبدہ شرح بردہ)

اہلِ ایمان ان اکابر علماءِ اُمت کی ان روشن تصریحات سے علومِ محمدیہ کی وسعت

اور کثرت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ فَسُبْحَانَ مَنْ خَصَّ مَنْ شَاءَ

بِمَا شَاءَ۔

آیاتِ مبارکہ: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

تمام اُمت اپنی صورتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کی گئی

اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ کو علم دیا گیا کہ (ان میں سے) کون مجھ پر ایمان لائے

گا اور کون میرا انکار کرے گا جب آپ کا ارشاد منافقین نے سنا تو انہوں نے

اس کا مذاق اڑایا اور کہا کہ جو مومن ابھی پیدا نہیں ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہیں

جاننے کا بھی دعوی کرتے ہیں حالانکہ ہم (منافق) ان کے پاس رہتے ہیں اور وہ

ہمیں نہیں پہچانتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی یہ بات پہنچی تو

آپ نے منبر پر قیام فرمایا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ان قوموں (فرقوں) کا کیا حال

ہے جنہوں نے میرے علم میں طعن کیا پھر بطور چیلنج فرمایا (اے لوگو!) جس چیز کے

متعلق چاہو مجھ سے پوچھ کر دیکھ لو اب سے قیامت تک ہر شے کے متعلق میں تمہارے سوالات کا جواب دوں گا۔ اس پر عبداللہ ابن حذافہ (جن کے متعلق شبہ کیا جاتا تھا) کھڑے ہوئے اور انہوں نے پوچھا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم (میرے علم پر طعن کرنے سے) باز آؤ گے۔ کیا تم باز آؤ گے۔ اس کے بعد آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالےٰ نے آپ کے علمِ غیب شریف کی تائید اور منکرین علم منافقین کی تردید میں فرمایا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ ترجمہ: اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (اور پھر ان کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (پارہ ۴ رکوع ۹ مع شانِ نزول از تفسیر خازن تفسیر حسینی جامع البیان وغیرہ)

بخاری شریف میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ (بلا قید کلی طور پر) جو چاہو مجھ سے پوچھو خدا کی قسم جس شے کا تم مجھ سے سوال کرو گے میں اس مقام میں اس کا جواب دوں گا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ دوسرے

نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے تیسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ٹھکانہ کہاں ہے فرمایا جہنم میں۔
(بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۹ جلد ۲ ص ۲۵۹)

اس آیت و تفسیر و حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ آپ کو قیامت تک ہر بات کل شئے ہر ایک کی صحیح اولاد و اصل ماں باپ اور تمام مومنوں منافقوں مسلمانوں اور کافروں، جنتیوں اور دوزخیوں کا علم ہے اور آپ سے غیب کی جو بات دریافت کی جائے آپ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں آپکے علم غیب کا انکار منافقین کا شیوہ ہے اور رسولوں پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ ان کی تمام صفات و معجزات اور علم غیب پر ایمان لایا جائے۔

۲۔ حضرت ابن عباس کے شاگرد حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک موقع پر ایک شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے۔ یہ سن کر ایک منافق نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اس کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے حالانکہ یہ غیب کو کیا جانیں، اس پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تو ایسا ایسا کہہ رہا تھا تو اس نے کہا ہم نے یونہی ہنسی کھیل میں ایسا کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ

وَرَسُوْلِہٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (اے حبیب) اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہتے ہیں کہ ہم یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۴ مع تفسیر ابن جریر جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ و تفسیر دُرِّ منثور جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرنا منافقوں کے طریقہ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور رسولِ پاک سے ٹھٹھا کرنا ہے۔ ایسے شخص کا ایمان بیکار ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے کافر فرمایا ہے۔

۳۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور تمہیں اللہ نے سکھا دیا جو کچھ (احکام شرع، علم غیب ما کان و ما یکون احوالِ منافقین، پوشیدہ امور و دلوں کے رموز) تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔"

(پارہ ۵ رکوع ۱۴ مع تفسیر جلالین حسینی خازن وغیرہ)

۴۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور اتاری ہم نے تم پر کتاب جو کُل شے کا روشن بیان ہے۔ (پ ۱۴ رکوع ۸) وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ قرآن کل شے کی تفصیل ہے۔ (پ ۱۳ رکوع ۶)

معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک میں کُل شے کی تفصیل و بیان ہے اور شے ہر موجود کو کہا جاتا ہے۔ لہٰذا عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اور کل

اشیاء کا قرآن میں بیان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے عالم ہیں۔

۵۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ۔ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور انہیں مَاکَانَ مَایَکُوْنُ کا بیان سکھایا

(پ ۲۷ سورہ الرحمٰن مع تفسیر خازن معالم التنزیل و حسینی وغیرہ)

۶۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ (الآیۃ)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔ (پ ۳ رکوع ۱۳)

معلوم ہوا کہ سب انبیاء کے آخر میں مبعوث ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سب کے واقعات و غیب کی خبریں بتانا آپ کی شانِ اعجازی اور نبوت و علمِ غیب عطا فرمائے جانے کی دلیل ہے اور خدا کی طرف سے بتلائے جانے کے باوجود اس کو "غیب" سے تعبیر کرنا حق و صحیح ہے جیسا کہ اگلی آیت سے بھی واضح ہے۔ وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پارہ ۳۰ سورہ تکویر)

فائدہ: مولوی شبیر احمد "عثمانی" دیوبندی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے۔ ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل یا اللہ کے اسماء وصفات سے یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان خبروں کے بتلانے میں ذرا

بخل نہیں کرتا۔ (حاشیہ قرآن شبیر احمد عثمانی ص۷۶۴)

علماء دیوبند کی مصدقہ و متفق علیہ مشہور کتاب المہند میں لکھا ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جو ذات و صفات احکام شرع حکم نظریہ اسرار مخفیہ اور حقائق حقہ وغیرہ علوم سے متعلق ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا نہ فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل بیشک آپکو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالے کا فضل عظیم ہے۔ (المہند ص۲۴)

مولوی حسین احمد مدنی سابق صدر دیوبند رقمطراز ہیں۔ نبوت کے واسطے ملائکہ کا علم، حلال وحرام کا علم، رسل سالکین کا علم، تقدیر کا علم، قیامت کے احوال کا علم، حشر ونشر کا علم، دوزخ وجنت کا علم، قرآن شریف کا تفصیلی علم، لوگوں کو ہدایت کا علم، اصلاح کا علم، زہد وتقوی کا علم، ایمان وکفر وغیرہ کا علم اور علاوہ اس کے بہت سی چیزیں ہیں جن کا جاننا (نبی کے لیے) بہت ضروری ہیں۔ جن کے کوسوں کوسں تک کوئی فرد بشر بلکہ مخلوق کا کوئی فرد نہیں پہنچ سکتا۔

(شہاب ثاقب ص۱۰۱)

مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ وہ حقیقت محمدیہ وہ اصل کائنات ہے جس کو خداوند تعالی نے اپنے نور سے پیدا فرمایا یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام بفحوائے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اپنی حقیقت کے اعتبار سے اول مخلوق اور اصل مخلوقات ہیں۔ تمام موجودات کا وجود آپ کے

وجودِ حقیقی میں لپٹا ہوا ہے اور تمام دنیا کے علوم آپ کے علم میں منطوی (پوشیدہ) ہیں .... حقیقت (محمدیہ) کے اعتبار سے زمین آسمان کا ایک ذرہ بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ (چراغِ سنت صـ ۱۸۸)

احادیثِ شریفہ :

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتداءِ مخلوق سے لیکر اہل جنت کے جنت اور اہلِ دوزخ کے دوزخ بھرنے تک کے تمام احوال کی خبر دی۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ (صحیح بخاری جز ثانی صـ ۲۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا اور میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی پس کل شے مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

(مشکوٰۃ شریف صـ ۷۲)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا اور بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے سوا کوئی اور کام نہ کیا۔

فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا ھُوَ کَائِنٌ وَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

پس جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ ہم سے بیان

فرمایا ہم میں زیادہ علم اُسے رہے جسے زیادہ یاد رہا۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۹۰)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب تبارک و تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے سینے میں محسوس ہوئی۔

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

پس میں نے جان لیا اور تمام علوم کلی و جزوی کا احاطہ فرما لیا۔

(ترمذی صفحہ ۱۵۵ اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۵۷)

بانیٔ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

میں نے اولین و آخرین کا علم جان لیا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۴)

ان احادیثِ مبارکہ صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام غیبوں کے دروازے کھلے ہیں اور آپ کو ابتداء سے انتہا تک جملہ مخلوقات تمام احوال مَا کَانَ مَا یَکُوْنُ اولین و آخرین مشرق و مغرب زمین و آسمان اور کل اشیاء کے علوم حاصل ہیں اور آپ ان سب پر حاوی ہیں۔ جیسا کہ ائمہ اعلام و محدثین کرام نے ان احادیث کی شروح میں بیان فرمایا۔ کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کی خبر اور کل کا علم نہیں۔ جیسا کہ

غیر مقلدین و دیوبندی مودودی وہابی مذہب کی کتاب تقویۃ الایمان اور براہین قاطعہ وغیرہ میں مذکور ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں مسلمان جہاد میں مشغول ہوں گے کہ اچانک اُن کو دجّال کی اطلاع پہنچے گی پس وہ اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے آگے روانہ کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں وہ لوگ اس وقت روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۶۷ بحوالہ مسلم شریف)

فائدہ: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کا علم کائنات وغیرہا کی تمام جزئیات و کلیات کو محیط ہے۔ (مرقات ج ۵ ص۱۲۲) اسی طرح شرح قصیدہ بردہ شریف اور شرح شفا میں بھی مُلّا علی قاری نے علومِ کلیات و جزئیات کی تصریح کی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب سے قیامت تک کے جتنے فتنے ہونے والے ہیں مجھے ان کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ علم ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر اس وقت سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا اور کوئی چیز باقی نہ چھوڑی جسے یاد رہا

یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا یعنی گنہگاروں کیلئے عذاب خداوندی، سرکشوں کے لیے شدت حساب اور خبث نیات و انکشاف اسرار اور احوال قیامت و حقیقت مبداؤ معاد کے متعلق جو کچھ میں جانتا ہوں کہ کیا کچھ ہوا ہے اور کیا کچھ ہونے والا ہے اگر تم بھی جانتے تو البتہ روتے زیادہ اور ہنستے تھوڑا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۵۶ بحوالہ بخاری مع شرح مرقات و اشعۃ اللمعات اور حاشیہ اخبار الاخیار ص ۱۴۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خدا کی قسم دنیا ختم ہونے تک جتنے فتنوں کے بانی اور گمراہ لیڈر پیدا ہونے والے تھے۔ ان کے فرقے کے تین سو آدمی ہوں یا اس سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ذکر نہیں چھوڑا۔ آپ نے اس میں سے ہر ایک کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام ہمیں بتا دیا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۳ بحوالہ ابو داؤد شریف)

بھیڑیا کا اعلام یہودی کا اسلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے

نے ایک یہودی چرواہے کی ایک بکری کو پکڑ لیا جسے چرواہے نے جلدی بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا ایک اونچی جگہ بیٹھ گیا اور اس نے چرواہے سے کہا خدا نے مجھے رزق دیا تھا جسے تو نے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم آج کی طرح بھیڑیئے کو کلام کرتے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ "مدینہ" میں ایک شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا ھُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ۔

جو خبر دیتے ہیں ہر اس چیز کی جو ہو چکی اور جو تمہارے بعد ہونے والی ہے۔

پس یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور یہ واقعہ عرض کر کے اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا بھیڑیا کا کلام علاماتِ قیامت سے ہے اور (آئندہ اس سے بھی بڑھ کر ہوگا کہ) ایک شخص گھر سے نکلے گا اور اس کے گھر واپس آنے سے پہلے ہی اس کے پاؤں کا جوتا اور ہاتھ کا درہ اسے بتا دے گا کہ اس کے بعد اس کے اہل خانہ نے کیا کیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۴۱)

حرفِ آخر: مذکورہ دلائل سے جو اختصار کے باعث سمندر سے بمنزلہ ایک قطرہ کے ہیں بخوبی واضح ہو گیا کہ اللہ نے اپنے پیارے حبیب کو علومِ غیبیہ کے بے شمار خزانے عطا

فرماتے ہیں۔ اَلحمدُللہ ہم اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے اب اگر ایسی کوئی بات نظر آئے جو بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے خلاف ہو تو وہ ذاتی علم و تواضع پر محمول ہو گی یا کسی حکمت کی بناء پر ادھر توجہ نہیں ہوئی ہو گی یا عطائے علم سے پہلے کی بات ہو گی یا اپنی سمجھ کا قصور ہو گا۔

وما علینا الا البلاغ واللہ ورسولہ اعلم